بریدِ فرنگ

مولانا عتیق الرحمان سنبھلی (لنڈن)

# مغربی ترقی پسندی کی "معراج"

## چرچ اور اسلامک سنٹرز کیلئے ایک چیلنج؟

یہ گراں قدر رپورٹ ہمیں تقریباً ایک ماہ پہلے موصول ہوئی تھی لیکن خصوصی شمارہ کے پیش نظر ماہ اگست کے شمارہ میں شامل نہ ہوسکی اور پھر بعد میں ایک عبرت آمیز واقعہ پیش آیا یعنی چارلس کی طلاق یافتہ بیوی لیڈی ڈیانا جو اس کی داشتہ کمپلا پارکر کیوجہ سے چارلس سے علیحدہ ہوگئی تھی اور پھر آخرکار فرانس میں کارحادثے میں ہلاک ہوگئی۔ اس رپورٹ کے پس منظر میں لیڈی ڈیانا کی علیحدگی کے وجوہات اور مغرب کے متضاد زندگی کے بارے میں معلومات کے ساتھ ساتھ دیارِ فرنگ کی عائلی زندگی کی بھیانک تصویر سے پردہ کشائی کی گئی ہے۔ (ادارہ)

کل ذرا سی دیر کیلئے اپنے محلے کی لائبریری میں گیا تو اخباری دنیا کی سیر کیلئے یہاں سے دو اخبار اٹھالیے۔ ڈیلی ٹیلیگراف اور انڈی پینڈنٹ۔ دونوں کے صفحہ اول پر برطانیہ کے ولی عہد بہادر شہزادہ (واقعے میں ملکہ زادہ) چارلس اور انکی معروف جہاں داشتہ (کمپلا پارکر) کی تصویریں سجی ہوئی تھیں ان خاتون کو معروف جہاں میں نے اس لیے کہا کہ ولی عہد بہادر کی شادی کے طلاق کے انجام پر پہنچنے کا ساری دنیا میں ڈھنڈورہ پیٹ چکا ہے۔ اور اسکے سبب میں ان خاتون سے ولی عہد کے ماورائے شادی تعلقات کا خوب خوب ذکر ہوا ہے۔ الغرض خبر یہ تھی کہ شہزادہ بہادر نے اس نیک خاتون کے پچاسویں سالگرہ کی تقریب کا اپنے یہاں اہتمام کیا ہے۔ جس میں ڈیڑھ سو خصوصی مہمان شریک ہوئے۔ یہاں بیس سال گزار لینے کی وجہ سے یہ خبر کچھ ایسی اہم نہ تھی، جو چیز اپنی نظر میں اس کی اہمیت کا باعث ہوئی وہ اس کے اندر کی دوسری خبر تھی۔ کہ سب سے پہلے پہنچنے والی مہمان تو خود صاحبہ تقریب تھی۔ اور دوسری نمبر پر جو شخصیت اس تقریب میں شرکت کیلئے پہنچی وہ تھے آں محترمہ کے سابق شوہر (مع اپنی دوسری اہلیہ کے) بیس سال رہنے کے باوجود یہاں تک ہماری رسائی ابھی نہیں ہوئی تھی کہ اس معاشرہ میں ترقی پسندی اس درجے کی ہے، کہ جو عورت ایک شخص کی عقد میں رہتے ہوئے دوسرے کے ساتھ باقاعدہ ملوث ہونے کا شہرہ پائے۔ اور پھر اپنی داشتگی کو ترجیح دیتے ہوئے شوہر سے طلاق حاصل کرلیتی ہے، اس کا سابق شوہر اس داشتگی کا عروج دیکھنے کیلئے پہنچنے والوں میں سب سے پہلا ہوتا ہے۔

ع خامہ انگشت بدنداں ہے اس کیا لکھئیے

اس کے بعد خبر کا اگلا جز کوئی خاص اہم نہیں رہ جاتا، کہ محترمہ کے والدماجد بھی شریک محفل تھے۔ یہاں والدین کے لئے ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہاں کا بادشاہ چرچ آف انگلینڈ سربراہ بھی ہوتا ہے، اور ولی عہد کا مطلب ہے آئندہ کا بادشاہ۔ اور یہ طرز زندگی چرچ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ پس چرچ کے لوگوں کے لئے ناگزیر ہے کہ اس مسئلے میں بولیں، چنانچہ جب سے یہ مسئلہ کھلا ہے چرچ والے کچھ نہ کچھ کہتے ہیں۔ کل کی خبر کے ساتھ خود اس چرچ کے پادری کا بیان بھی تھا، جس کے علاقے میں یہ تقریب ہورہی تھی، کہ ولی عہد کو تحت یاداشتا میں سے ایک کو اختیار کرنا ہوگا اگلے دن ایک بڑے عہدیدار کا یہی بیان آیا مگر چرچ آف انگلینڈ کا جو ESTABLISHMENT ہیں یعنی پالیسی ساز اور پالیسی پر اثر انداز لوگ ان کا روایہ ایسے دوسرے تمام معاملات کا برابر صلح جوئی یعنی یہ کہ وہ مزاحم نہ ہونگے اور ولی عہد کو اس کھلی بدی کے ساتھ بھی بادشاہت اور پھر اپنی سربراہی کیلئے قبول کیا جائے گا۔ اس ذیل میں ایک لطیفہ یہ ہے کہ ایک صاحب یہاں بشپ کے عہدے پر اپکے یہاں سے نذیرعلی نام کے بھی تھوڑے دن سے آگئے ہیں۔ انہوں نے تصفیے کیلئے یہ نکتہ اٹھایا کہ معاملے کا ایک پہلو آئینی ہے، ایک اخلاقی سربراہی کا تعلق آئین ملک سے ہے اور یہ فعل داشتہ گیری ایک اخلاقی معاملہ ہے۔ گویا ہم شہزادے کو آئینی سربراہ کے طور پر قبول کرسکتے ہیں جبکہ انہیں چرچ کی اخلاقی تعلیمات میں ہم اپنا مقام نہ دیں گے۔ یہاں پر پہنچ کر یہ خیال آیا ہے کہ ولی عہد بہادر کا یہ قصہ چرچ آف انگلینڈ ہی کیلئے نہیں خود ہمارے لیے بھی کسی درجے میں ایک مسئلہ پیدا کردیا ہے یعنی یہ کہ موصوف ہمارے ایک نامور اسلامی ادارے (آکسفرڈ سنٹر آف اسلامک اسٹڈیز) کے بھی تو سرپرست ہیں؟ بلکہ چرچ کیلئے تو یہ قصہ مستقبل کا ہے جبکہ ہمارے لیے ماضی کا! نہیں معلوم کہ ہمارے اس ادارے کے نامور ذمہ دار اس مسئلے کو کس طرح سوچ رہے ہیں؟ اور وہی کہا، آپ حضرات جو اپنی جگہ پر اپنے ادارے کی وجہ سے ایک دینی مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو بھی ایسے معاملات میں کوئی رہنمائی اپنانی ہوگی کہ ایک طرف یہاں کی مسلم اقلیت کا بظاہر مفاد ان لوگوں کی سرپرستی بنائے رکھنے میں ہے اور دوسری طرف سوال ایسے معاملات میں اسلام کے معروف نقطۂ نظر اور روایات کا ہے۔ ایسے مسائل چونکہ یورپ اور امریکہ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے زیراثر برابر سراٹھائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ ہماری دینی رہنمائی کا منصب رکھنے والے ادارے اس بارے میں اصولی رہنمائی دیں۔